مشاجراتِ صحابہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

خیر القرون اور بعد کے اہل سنت کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے کہ مشاجراتِ صحابہ میں زبان بند رکھی جائے اور سب کے حق میں دُعائے مغفرت کی جائے۔

امام ابورجاء قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ (م:۲۴۰ھ) لکھتے ہیں:

اَلْكَفُّ عَنْ مَسَاوِئِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا يُذْكَرُ أَحَدٌ مِّنْهُمْ بِسُوءٍ، وَلَا يُنْتَقَصُ أَحَدٌ مِنْهُمْ .

''صحابہ کی خطاؤں پر زبان بند رکھی جائے، کسی کی برائی اور تنقیص نہ کی جائے۔''

(شِعار أصحاب الحديث لأبي أحمد الحاكم، ص: 30، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر حمیدی رحمہ اللہ (م:۲۱۹ھ) لکھتے ہیں:

اَلتَّرَحُّمُ عَلٰى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلِّهِمْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ﴿وَالَّذِينَ جَاءُ وا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ فَلَنْ يُؤْمِنَ إِلَّا بِالْاِسْتِغْفَارِ لَهُمْ، فَمَنْ سَبَّهُمْ أَوْ تَنَقَّصَهُمْ أَوْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَلَيْسَ عَلَى السُّنَّةِ، وَلَيْسَ لَهٗ فِي الْفَيْءِ حَقٌّ .

''تمام صحابہ کرام کے لیے رحمت کی دعا کرنا (بھی سنت ہے)، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَالَّذِينَ جَاءُ وا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ......﴾ (الحشر: ١٠)
''صحابہ کے بعد مشرف بہ اسلام ہونے والے دعا گو رہتے ہیں کہ ہمارے رب! ہمیں اور ایمان میں سبقت لے جانے والے ہمارے بھائیوں کو بخش دے اور مومنوں کے بارے ہمارے دلوں میں بغض و کینہ پیدا نہ کرنا، بلاشبہ تو مشفق و مہربان ہے۔'' ہمیں ان کے لیے صرف استغفار کا حکم ہے، لہٰذا جو ان سب، بعض یا کسی ایک کو برا بھلا کہے گا، وہ عقیدہ اہل سنت پر نہیں ہوگا، نہ ہی اس کے لیے مال فے میں سے کوئی حصہ ہوگا۔''

(أصول السّنة، المندرج في آخر مسندہ: 546/2، وسندہٗ صحيحٌ)

امام ابن ابی داود رحمہ اللہ (۲۳۰۔۳۱۶ھ) فرماتے ہیں:

قُلْ : خَيْرُ قَوْلٍ فِي الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ ...... وَلَا تَكُ طَعَّانًا تَعِيبُ وَتَجْرَحُ .

فَقَدْ نَطَقَ الْوَحْيُ الْمُبِينُ بِفَضْلِهِمْ ...... وَفِي الْفَتْحِ آيٌ فِي الصَّحَابَةِ تَمْدَحُ .

''ہر صحابی کے بارے میں کلمہ خیر کہیے، ان کی عیب جوئی اور ان پر جرح کرنے والوں سے نہ بنیے ....وحی الٰہی ان کے فضائل بیان کرتی ہے اور سورت فتح کی آیات ان کی تعریف کرتی ہیں۔''

(الشّریعة للآجرّي : 2562/5، وسندهٗ صحیحٌ)

یہ عقیدہ بیان کرنے کے بعد ابن ابی داوٗد رحمہ اللہ (۲۳۰۔۳۱۶ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا قَوْلِي وَقَوْلُ أَبِي وَقَوْلُ أَحْمَدَ ابْنِ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ مَنْ أَدْرَكْنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَنْ لَمْ نُدْرِكْ مِمَّنْ بَلَغَنَا عَنْهُ، فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ غَيْرِ هٰذَا فَقَدْ كَذَبَ.

''یہ عقیدہ میرا، میرے والد (امام ابو داوٗد رحمہ اللہ)، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور جن علما سے ہماری ملاقات ہوئی ہے، ان کا ہے اور وہ علما بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں، جن کے عقائد تو معلوم ہوئے، مگر ان سے ملاقات نہیں ہو سکی، میری طرف کسی اور عقیدے کی نسبت کرنے والا جھوٹا ہے۔''

(الشّریعة للآجرّي : 2562/5، وسندهٗ صحیحٌ)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (661۔728ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ مِنْ مَّذَاهِبِ أَهْلِ السُّنَّةِ الْإِمْسَاكُ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ الصَّحَابَةِ، فَإِنَّهٗ قَدْ ثَبَتَتْ فَضَائِلُهُمْ، وَوَجَبَتْ مُوَالَاتُهُمْ وَمَحَبَّتُهُمْ، وَمَا وَقَعَ مِنْهُ مَا يَكُونُ لَهُمْ فِيهِ عُذْرٌ يَخْفٰى عَلَى الْإِنْسَانِ، وَمِنْهُ مَا تَابَ صَاحِبُهٗ مِنْهُ، وَمِنْهُ مَا يَكُونُ مَغْفُورًا، فَالْخَوْضُ فِيمَا شَجَرَ يُوقِعُ فِي نُفُوسِ كَثِيرٍ مِّنَ النَّاسِ بُغْضًا وَذَمًّا، وَيَكُونُ هُوَ فِي ذٰلِكَ مُخْطِئًا، بَلْ عَاصِيًا، فَيَضُرُّ نَفْسَهٗ، وَمَنْ خَاضَ مَعَهٗ فِي ذٰلِكَ، كَمَا جَرٰى لِأَكْثَرِ مَنْ تَكَلَّمَ فِي

ذٰلِكَ، فَإِنَّهُمْ تَكَلَّمُوا بِكَلَامٍ لَّا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَلَا رَسُولُهٗ، إِمَّا مِنْ ذَمِّ مَنْ لَّا يَسْتَحِقُّ الذَّمَّ، وَإِمَّا مِنْ مَدْحِ أُمُورٍ لَا تَسْتَحِقُّ الْمَدْحَ، وَلِهٰذَا كَانَ الْإِمْسَاكُ طَرِيقَةَ أَفَاضِلِ السَّلَفِ .

''اہل سنت کے عقائد میں شامل ہے کہ صحابہ کرام کے اختلافات میں زبان بند رکھی جائے، صحابہ کرام کے فضائل (قرآن وسنت سے) ثابت ہیں، ان سے محبت فرض ہے۔ یہ اپنی بعض خطاؤں پر ایسا معقول عذر رکھتے تھے، جس پر بعد والے مطلع نہیں ہو سکے، بعض خطاؤں سے توبہ کر لی تھی اور بعض خطائیں اللہ تعالیٰ نے خود ہی معاف فرما دی تھیں۔ مشاجرات صحابہ میں غور کرنے سے اکثریت کے دل میں ان کے متعلق بغض وعداوت جنم لیتی ہے اور وہ گنہگار وخطا کار ہو جاتے ہیں۔ یوں وہ خود کو اور اپنے ہمنواؤں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ مشاجرات پر رائے زنی کرنے والوں کی اکثریت کا یہی حال ہوا۔ انہوں نے اللہ ورسول کی ناراضگی کی باتیں کیں۔ انہوں نے ایسے لوگوں کی مذمت کی، جو مذمت کے مستحق نہیں تھے یا ایسے امور کی تعریف کی، جو قابل تعریف نہ تھے۔ اسی لیے مشاجرات صحابہ میں رائے زنی سے بچنا ہی سلف صالحین کا منہج ہے۔''

(منهاج السنّة النبويّة في نقض كلام الشيعة والقدريّة :448/1، 449)

نیز فرماتے ہیں:

هٰذَا مِمَّا لَا نَعْلَمُ فِيْهِ خِلَافًا بَيْنَ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ مِنْ

أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ وَسَائِرِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَإِنَّهُمْ مُجْمِعُوْنَ عَلٰى أَنَّ الْوَاجِبَ الثَّنَاءُ عَلَيْهِمْ وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ وَالتَّرَحُّمُ عَلَيْهِمْ وَالتَّرَضِّيْ عَنْهُمْ وَاعْتِقَادُ مَحَبَّتِهِمْ وَمَوَالَاتِهِمْ وَعُقُوْبَةُ مَنْ أَسَاءَ فِيْهِمُ الْقَوْلَ .

''صحابہ، تابعین اور جمیع اہل سنت والجماعت فقہا وعلما کا اتفاق ہے کہ صحابہ کرام کی تعریف، ان کے لیے استغفار، ان سے رضا مندی کا اظہار کرنا، ان سے مودت ومحبت رکھنا اور ان کی شان میں گستاخی کرنے والے کو سزا دینا ضروری ہے۔'' (الصّارم المسلول :578/1)

یہ تھا مشاجرات صحابہ میں اہل سنت کا عقیدہ، بعض لوگ صحابہ کے باہمی اختلافات کی آڑ میں اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ ایسوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اصحاب رسول پر تنقید اور ان کی تنقیص بدعت وضلالت ہے۔ امام اہل سنت، علامہ، ابوالمظفر ،منصور بن محمد، سمعانی رحمہ اللہ (426۔489 ھ) فرماتے ہیں:

اَلتَّعَرُّضُ إِلٰى جَانِبِ الصَّحَابَةِ عَلَامَةٌ عَلٰى خِذْلَانِ فَاعِلِهٖ، بَلْ هُوَ بِدْعَةٌ وَّضَلَالَةٌ .

''صحابہ پر طعن کسی کے رسوا ہونے کی علامت، بدعت اور گمراہی ہے۔''

(فتح الباري لابن حجر : 365/4)

مشاجراتِ صحابہ کے بارے عقیدہ اہل سنت کے دلائل ملاحظہ فرمائیں:

قرآنِ کریم اور مشاجراتِ صحابہ:

کسی سُنّی مسلمان کو شبہ نہیں ہوسکتا کہ صحابہ کے باہمی اختلافات اجتہاد پر مبنی تھے نہ کہ بد نیتی پر۔ اجتہادی غلطی پر تو پھر بھی ایک اجر ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ﴾ (آل عمران 3 : 155)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ﴾ (آل عمران 3 : 152)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف فرما دیا ہے۔''

صحابہ کرام کی غیر اجتہادی غلطیاں اور صریح گناہ بھی معاف ہیں، مشاجراتِ صحابہ جو یقیناً ایک فریق کی اجتہادی غلطی پر مبنی تھے، بالاولیٰ معاف ہوں گے۔ اب ان اختلافات کو بنیاد بنا کر کسی صحابی کے بارے میں زبان کھولنا اپنی عاقبت برباد کرنے کے سوا کچھ نہیں۔

عام مسلمان سے کبیرہ گناہ ہو جائے اور وہ اس سے توبہ کر لے، تو اسے ذکر کر کے اس کی تنقیص کرنا یا اسے بنیاد بنا کر دل میں اس کے لیے تنگی رکھنا بھی گناہ ہے، تو وہ اجتہادی غلطی، جس پر اللہ تعالیٰ نے ایک اجر عطا فرمایا ہو، اس کی بنا پر کسی صحابی کے خلاف زبان کھولنا کتنی بڑی بدبختی ہوگی۔

حدیثِ رسول اور مشاجراتِ صحابہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ.

''میرے صحابہ کی تنقیص نہ کریں، میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہیں۔ اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر آپ میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرے، تو کسی صحابی کے ایک مد (تقریباً دو سے اڑھائی پاؤ) یا نصف مد کے برابر نہیں ہوسکتا۔''

(صحیح مسلم: 2540)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

أُمِرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوهُمْ.

''لوگوں کو صحابہ کے لیے استغفار کا کہا گیا تھا، لیکن وہ برا بھلا کہنے لگے۔''

(صحیح مسلم: 3022)

حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، فَقَالَ:

أَيْ بُنَيَّ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ، فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ : اجْلِسْ، فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ؟ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ، وَفِي غَيْرِهِمْ .

''صحابی رسول سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عبیداللہ بن زیاد کے پاس آئے اور فرمانے لگے: بیٹا! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ بدترین حکمران وہ ہوتے ہیں، جو اپنی رعایا پر ظلم کرتے ہیں۔ لہٰذا (میری نصیحت ہے کہ) آپ کا شمار ایسے لوگوں میں نہ ہو۔ عبیداللہ بن زیاد کہنے لگا: بیٹھ جا، تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فضول سا صحابی ہے۔ (نعوذ باللہ) سیدنا عائذ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: کیا صحابہ کرام میں سے بھی کوئی فضول تھا؟ فضول تو صحابہ کے بعد (آپ جیسے ظالم) ہیں یا ہوں گے۔'' (صحیح مسلم : 1830)

ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ ارفع واعلیٰ درجات پر فائز ہیں۔ تسلیم کہ بعض صحابہ کو بعض پر فضیلت ہے، لیکن تمام صحابہ معزز و محترم ہیں اور بعد میں آنے والا کوئی شخص نیکی، تقویٰ اور بڑے سے بڑا علمی کارنامہ سرانجام دے کر بھی کسی صحابی کی ادنیٰ ترین نیکی کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ لہٰذا بعد والوں کو حق نہیں کہ وہ صحابہ کرام کی بشری لغزشوں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا ہے، یا ان کی اجتہادی غلطیوں، جن پر بھی اللہ تعالیٰ نے مواخذہ نہیں فرمایا، کو بنیاد بنا کر ان پر زبان درازی کریں۔

میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثَلَاثٌ ارْفُضُوهُنَّ : سَبُّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّظَرُ فِي النُّجُومِ، وَالنَّظَرُ فِي الْقَدَرِ .

''تین کام چھوڑ دیجئے، اصحاب محمد ﷺ کو برا بھلا کہنا، ستاروں میں غور وفکر اور تقدیر میں غور وخوض۔''

(فضائل الصّحابة لأحمد بن حنّبل : ١٩، وسندهٗ حسنٌ)

اجماعِ امت اور مشاجرات صحابہ:

ہم شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی زبانی بیان کر چکے کہ مشاجرات صحابہ میں خاموش رہنے پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ شیخ الاسلام کا یہ دعویٰ بلا دلیل نہیں، واقعی سلف صالحین کا عقیدہ یہی تھا کہ مشاجرات صحابہ میں خاموشی اختیار کی جائے اور اس بارے میں زبان کھولنا گمراہی ہے۔ ملاحظہ ہو!

❁ امام ابوزرعہ رازی اور امام ابوحاتم رازی رحمہما اللہ بیان کرتے ہیں:

أَدْرَكْنَا الْعُلَمَاءَ فِي جَمِيعِ الْأَمْصَارِ حِجَازًا، وَعِرَاقًا، وَمِصْرًا، وَشَامًا، وَيَمَنًا، فَكَانَ مِنْ مَّذْهَبِهِمْ ـــ التَّرَحُّمُ عَلٰى جَمِيعِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْكَفُّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ .

''ہم نے حجاز وعراق، مصر وشام اور یمن تمام علاقوں کے علمائے کرام دیکھے ہیں، سب کا مذہب یہ تھا کہ۔۔۔ محمد ﷺ کے تمام صحابہ کے لیے

رحمت کی دعا کی جائے اوران کے مشاجرات بارے زبان بندرکھی جائے۔''

(كتاب أصل السنّة واعتقاد الدين لابن أبي حاتم)

❁ عباسی خلیفہ قائم بامر اللہ ہاشمی رحمہ اللہ (۳۹۱۔۴۶۷ھ) نے تقریباً 430 ہجری میں الاعتقاد القادری کے نام سے مسلمانوں کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ شائع کیا، جسے اس دور کے تمام اہل علم کی تائید حاصل تھی اور اس کا مخالف باتفاقِ اہل علم فاسق وفاجر قرار پایا، اس میں یہ عقیدہ بھی درج ہے:

لَا يَقُولُ فِي مُعَاوِيَةَ إِلَّا خَيْرًا، وَلَا يَدْخُلُ فِي شَيْءٍ شَجَرَ بَيْنَهُمْ، وَيَتَرَحَّمُ عَلٰى جَمَاعَتِهِمْ.

''مسلمان سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کلمہ خیر ہی کہتا ہے، وہ صحابہ کرام کے باہمی اختلافات میں دخل نہیں دیتا، بلکہ تمام صحابہ کرام کے لیے رحمت کی دُعا کرتا ہے۔''

(الاعتقاد القادري، المندرج في المنتظم لابن الجوزي : 281/15، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ عوام بن حوشب رحمہ اللہ (م:148ھ) فرماتے ہیں:

اُذْكُرُوا مَحَاسِنَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَأْتَلِفُ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، وَلَا تَذْكُرُوا غَيْرَهٗ، فَتُحَرِّشُوا النَّاسَ عَلَيْهِمْ.

''اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن بیان کریں، اس سے آپس میں اتحاد پیدا ہو گا۔صحابہ سے بدگمانی کریں گے، تو لوگوں کو بھڑکانے کا سبب بنیں گے۔''

(الشّريعة للآجرّي : 1981، السنة للخلّال : 828، 829، وسندهٗ حسنٌ)

۞ امام شہاب بن خراش رحمہ اللہ (المتوفی بعد:174ھ) فرماتے ہیں:

أَدْرَكْتُ مَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ صَدْرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَهُمْ يَقُولُونَ: اذْكُرُوا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْتَلِفُ عَلَيْهِ الْقُلُوبُ، وَلَا تَذْكُرُوا الَّذِي شَجَرَ بَيْنَهُمْ، فَتُحَرِّشُوا النَّاسَ عَلَيْهِمْ.

''میں نے اسلاف امت کو یہی کہتے سنا کہ اصحاب رسول کا تذکرہ اس طرح کریں کہ ان سے محبت پیدا ہو۔ ان کے اختلافات کا ذکر نہ کریں کہ اس سے آپ لوگوں کو صحابہ سے متنفر کرنے کا سبب بنیں گے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال لابن عدي: 53/5، تاريخ دِمَشق لابن عساكر: 215/23، ميزان الاعتدال للذّهبي: 282/2، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ امام ابوالحسن، اشعری رحمہ اللہ (260-324ھ) فرماتے ہیں:

نَتَوَلّٰى سَائِرَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَكُفُّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ.

''ہم تمام صحابہ سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے مشاجرات میں زبان بند رکھتے ہیں۔'' (الإبانة عن أصول الدّيانة، ص: 29)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (673-748ھ) فرماتے ہیں:

سَبِيلُنَا الْكَفُّ وَالْاِسْتِغْفَارُ لِلصَّحَابَةِ، وَلَا نُحِبُّ مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ.

''ہمارا منہج ہے کہ مشاجرات صحابہ میں خاموشی اختیار کی جائے اور ان کے لیے مغفرت کی دُعا کی جائے۔ ان کے درمیان اختلاف کا تذکرہ پسند نہیں کرتے، بلکہ ایسے طرزِ عمل سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔''

(سِيَر أعلام النّبلاء :39/3)

مزید فرماتے ہیں:

كَانَ النَّاسُ فِي الصَّدْرِ الْأَوَّلِ بَعْدَ وَقْعَةِ صِفِّينَ عَلٰى أَقْسَامٍ؛ أَهْلُ سُنَّةٍ، وَهُمْ أُولُوا الْعِلْمِ، وَهُمْ مُّحِبُّونَ لِلصَّحَابَةِ، كَافُّونَ عَنِ الْخَوْضِ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ، كَسَعْدٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ، وَأُمَمٍ، ثُمَّ شِيعَةٌ، يَتَوالَوْنَ، وَيَنَالُوْنَ مِمَّنْ حَارَبُوا عَلِيًّا، وَيَقُولُونَ : إِنَّهُمْ مُّسْلِمُونَ، بُغَاةٌ، ظَلَمَةٌ، ثُمَّ نَوَاصِبُ، وَهُمُ الَّذِينَ حَارَبُوا عَلِيًّا يَّوْمَ صِفِّينَ، وَيُقِرُّونَ بِإِسْلَامِ عَلٰى سَابِقَيْهِ، وَيَقُولُونَ : خَذَلَ الْخَلِيفَةَ عُثْمَانَ، فَمَا عَلِمْتُ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ شِيعِيًّا كَفَّرَ مُعَاوِيَةَ وَحِزْبَهٗ، وَلَا نَاصِبِيًّا كَفَّرَ عَلِيًّا وَّحِزْبَهٗ، بَلْ دَخَلُوا فِي سَبٍّ وَّبُغْضٍ، ثُمَّ صَارَ الْيَوْمَ شِيعَةُ زَمَانِنَا يُكَفِّرُونَ الصَّحَابَةَ، وَيُبَرِّؤُونَ مِنْهُمْ جَهْلًا وَّعُدْوَانًا، وَيَتَعَدُّونَ إِلَى الصِّدِّيقِ، قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ، وَأَمَّا نَوَاصِبُ وَقْتِنَا فَقَلِيلٌ، وَمَا عَلِمْتُ فِيهِمْ مَّنْ يُّكَفِّرُ عَلِيًّا وَّلَا صَحَابِيًّا .

''واقعہ صفین کے بعد صدر اوّل کے لوگ تین اقسام میں بٹ گئے ؛ پہلے صاحب علم اہل سنت، جو تمام صحابہ کرام سے محبت رکھتے اور ان کے باہمی اختلافات میں ٹانگ اڑانے سے باز رہتے تھے، جیسا کہ سیدنا سعد، سیدنا ابن عمر، محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہم اور دیگر بہت سے صحابہ۔ دوسرے شیعہ، جو اہل بیت سے محبت کا دم بھرتے تھے اور ان کی گستاخی کرتے تھے، جن کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی ہوئی، کہتے تھے کہ وہ باغی اور ظالم مسلمان ہیں۔ تیسرے ناصبی، جو صفین والے دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے لڑے تھے اور سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو مسلمان سمجھتے تھے، کہتے تھے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خلیفۃ المسلمین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ میرے علم میں اُس دور کا کوئی شیعہ ایسا نہیں، جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے گروہ کو کافر قرار دیتا ہو، نہ اس دور کا کوئی ناصبی ایسا تھا، جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے گروہ پر کفر کا فتویٰ لگاتا ہو، بلکہ وہ صرف مخالفین پر سبّ وشتم کرتے اور دل میں ان کے لیے بغض رکھتے تھے۔ پھر یہ دور آیا کہ ہمارے زمانے کے شیعہ اپنی جہالت اور ہٹ دھرمی کی بنا پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کافر کہتے ہیں اور اپنی نادانی اور ظلم کی بنا پر ان سے اعلان برأت کرتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تباہ و برباد کرے۔ رہے ناصبی، تو وہ ہمارے دور میں بہت کم رہ گئے ہیں۔ میرے علم کے مطابق کوئی بھی ناصبی سیدنا علی رضی اللہ عنہ یا کسی صحابی کی تکفیر نہیں کرتا۔''

(سِيَر أعلام النبلاء: 374/5)

نیز لکھتے ہیں:

بَلْ سَبِيلُنَا أَنْ نَّسْتَغْفِرَ لِكُلٍّ وَّنُحِبُّهُمْ، وَنَكُفَّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ.

''ہمارا منہج ہے کہ ہم تمام صحابہ کے لیے استغفار کرتے ہیں، سب سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے باہمی اختلافات میں زبان بند رکھتے ہیں۔''

(سِيَر أعلام النبلاء :370/7)

امام محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ (م:360ھ) فرماتے ہیں:

يَنْبَغِي لِمَنْ تَدَبَّرَ مَا رَسَمْنَاهُ مِنْ فَضَائِلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ أَنْ يُّحِبَّهُمْ، وَيَتَرَحَّمَ عَلَيْهِمْ، وَيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ، وَيَتَوَسَّلَ إِلَى اللّٰهِ الْكَرِيمِ بِهِمْ، وَيَشْكُرَ اللّٰهَ الْعَظِيمَ إِذْ وَفَّقَهٗ لِهٰذَا، وَلَا يَذْكُرَ مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ، وَلَا يَنْقُرَ عَنْهُ، وَلَا يَبْحَثَ، فَإِنْ عَارَضَنَا جَاهِلٌ مَّفْتُونٌ قَدْ خُطِيَ بِهٖ عَنْ طَرِيقِ الرَّشَادِ، فَقَالَ: لِمَ قَاتَلَ فُلَانٌ لِّفُلَانٍ، وَلِمَ قَتَلَ فُلَانٌ لِّفُلَانٍ وَفُلَانٍ؟ قِيلَ لَهٗ: مَا بِنَا وَبِكَ إِلٰى ذِكْرِ هٰذَا حَاجَةٌ تَنْفَعُنَا، وَلَا اضْطُرِرْنَا إِلٰى عِلْمِهَا، فَإِنْ قَالَ: وَلِمَ؟ قِيلَ لَهٗ: لِأَنَّهَا فِتَنٌ شَاهَدَهَا الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَكَانُوا فِيهَا عَلٰى

حَسَبِ مَا أَرَاهُمُ الْعِلْمُ بِهَا، وَكَانُوا أَعْلَمَ بِتَأْوِيلِهَا مِنْ غَيْرِهِمْ، وَكَانُوا أَهْدٰى سَبِيلًا مِّمَّنْ جَاءَ بَعْدَهُمْ، لِأَنَّهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، عَلَيْهِمْ نَزَلَ الْقُرْآنُ، وَشَاهَدُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَاهَدُوا مَعَهُ، وَشَهِدَ لَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْأَجْرِ الْعَظِيمِ، وَشَهِدَ لَهُمُ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَيْرُ قَرْنٍ، فَكَانُوا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْرَفَ، وَبِرَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْقُرْآنِ وَبِالسُّنَّةِ، وَمِنْهُمْ يُؤْخَذُ الْعِلْمُ، وَفِي قَوْلِهِمْ نَعِيشُ، وَبِأَحْكَامِهِمْ نَحْكُمُ، وَبِأَدَبِهِمْ نَتَأَدَّبُ، وَلَهُمْ نَتَّبِعُ، وَبِهٰذَا أُمِرْنَا، فَإِنْ قَالَ : وَإِيشِ الَّذِي يَضُرُّنَا مِنْ مَّعْرِفَتِنَا لِمَا جَرٰى بَيْنَهُمْ وَالْبَحْثِ عَنْهُ؟ قِيلَ لَهُ : مَا لَا شَكَّ فِيهِ، وَذٰلِكَ أَنَّ عُقُولَ الْقَوْمِ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْ عُقُولِنَا، وَعُقُولُنَا أَنْقَصُ بِكَثِيرٍ، وَلَا نَأْمَنُ أَنْ نَّبْحَثَ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ، فَنَزِلَّ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَنَتَخَلَّفَ عَمَّا أُمِرْنَا فِيهِمْ، فَإِنْ قَالَ : وَبِمَ أُمِرْنَا فِيهِمْ؟ قِيلَ : أُمِرْنَا بِالْاِسْتِغْفَارِ لَهُمْ، وَالتَّرَحُّمِ عَلَيْهِمْ، وَالْمَحَبَّةِ لَهُمْ، وَالْاِتِّبَاعِ لَهُمْ، دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَقَوْلُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَمَا

بِنَا حَاجَةٌ إِلٰى ذِكْرِ مَا جَرٰى بَيْنَهُمْ، قَدْ صَحِبُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصاهَرَهُمْ، وَصَاهَرُوهُ، فَبِالصُّحْبَةِ يَغْفِرُ اللّٰهُ الْكَرِيمُ لَهُمْ، وَقَدْ ضَمِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهٖ أَنْ لَّا يُخْزِيَ مِنْهُمْ وَاحِدًا، وَقَدْ ذَكَرَ لَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهٖ أَنَّ وَصْفَهُمُ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ، فَوَصَفَهُمْ بِأَجْمَلِ الْوَصْفِ، وَنَعَتَهُمْ بِأَحْسَنِ النَّعْتِ، وَأَخْبَرَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ أَنَّهٗ قَدْ تَابَ عَلَيْهِمْ، وَإِذَا تَابَ عَلَيْهِمْ لَمْ يُعَذِّبْ وَاحِدًا مِّنْهُمْ أَبَدًا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ، أُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ، أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ، فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِنَّمَا مُرَادِي مِنْ ذٰلِكَ لَأَنْ أَكُونَ عَالِمًا بِمَا جَرٰى بَيْنَهُمْ، فَأَكُونَ لَمْ يَذْهَبْ عَلَيَّ مَا كَانُوا فِيهِ، لِأَنِّي أُحِبُّ ذٰلِكَ وَلَا أَجْهَلُهٗ، قِيلَ لَهٗ: أَنْتَ طَالِبُ فِتْنَةٍ، لِأَنَّكَ تَبْحَثُ عَمَّا يَضُرُّكَ وَلَا يَنْفَعُكَ، وَلَوِ اشْتَغَلْتَ بِإِصْلَاحِ مَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ فِيمَا تَعَبَّدَكَ بِهٖ مِنْ أَدَاءِ فَرَائِضِهٖ، وَاجْتِنَابِ مَحَارِمِهٖ، كَانَ أَوْلٰى بِكَ، وَقِيلَ: وَلَا سِيَّمَا فِي زَمَانِنَا هٰذَا، مَعَ قُبْحِ مَا قَدْ ظَهَرَ فِيهِ مِنَ الْأَهْوَاءِ الضَّالَّةِ، وَقِيلَ لَهُ: اشْتِغَالُكَ بِمَطْعَمِكَ

وَمَلْبَسِكَ مِنْ أَيْنَ هُوَ؟ أَوْلٰى بِكَ، وَتَكَسُّبُكَ لِدِرْهَمِكَ مِنْ أَيْنَ هُوَ؟ وَفِيمَا تُنْفِقُهُ؟ أَوْلٰى بِكَ، وَقِيلَ : لَا يَأْمَنُ أَنْ يَّكُونَ بِتَنْقِيرِكَ وَبَحْثِكَ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ الْقَوْمِ إِلٰى أَنْ يَّمِيلَ قَلْبُكَ، فَتَهْوٰى مَا لَا يَصْلُحُ لَكَ أَنْ تَهْوَاهُ، وَيَلْعَبَ بِكَ الشَّيْطَانُ، فَتَسُبَّ وَتُبْغِضَ مَنْ أَمَرَكَ اللّٰهُ بِمَحَبَّتِهٖ، وَالْاِسْتِغْفَارِ لَهٗ، وَبِاتِّبَاعِهٖ، فَتَزِلَّ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَتَسْلُكَ طَرِيقَ الْبَاطِلِ، فَإِنْ قَالَ : فَاذْكُرْ لَنَا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَعَمَّنْ سَلَفَ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْتَ، لِتَرُدَّ نُفُوسَنَا عَمَّا تَهْوَاهُ مِنَ الْبَحْثِ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قِيلَ لَهٗ : قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِمَا ذَكَرْتُهٗ مِمَّا فِيهِ بَلَاغٌ وَّحُجَّةٌ لِّمَنْ عَقَلَ، وَنُعِيدُ بَعْضَ مَا ذَكَرْنَاهُ لِيَتَيَقَّظَ بِهِ الْمُؤْمِنُ الْمُسْتَرْشِدُ إِلٰى طَرِيقِ الْحَقِّ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهٗ فَآزَرَهٗ

فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾(الفتح : 29)، ثُمَّ وَعَدَهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمَغْفِرَةَ وَالْأَجْرَ الْعَظِيمَ، وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ﴾(التوبة : 117)، وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿وَالسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ﴾(التوبة : 100) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهٗ نُورُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ﴾ (التحريم : 8) الْآيَةُ، وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ﴾ (آل عمران : 110) الْآيَةُ، وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُوْمِنِيْنَ﴾(الفتح : 18) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنٰى عَلٰى مَنْ جَاءَ بَعْدَ الصَّحَابَةِ، فَاسْتَغْفَرَ لِلصَّحَابَةِ، وَسَأَلَ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ أَنْ لَّا يَجْعَلَ فِي قَلْبِهٖ غِلًّا لَّهُمْ، فَأَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِأَحْسَنِ مَا يَكُونُ مِنَ الثَّنَاءِ ـــــ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ(صحيح البخاري : 2652، صحيح مسلم :

2533) ـــــ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ : يُقَالُ لِمَنْ سَمِعَ هٰذَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كُنْتَ عَبْدًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَيْرِ اتَّعَظْتَ بِمَا وَعَظَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ، وَإِنْ كُنْتَ مُتَّبِعًا لِّهَوَاكَ خَشِيتُ عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللّٰهِ﴾، وَكُنْتَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ﴾، وَيُقَالُ لَهٗ : مَنْ جَاءَ إِلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى يَطْعَنَ فِي بَعْضِهِمْ وَيَهْوٰى بَعْضَهُمْ، وَيَذُمَّ بَعْضًا وَّيَمْدَحَ بَعْضًا، فَهٰذَا رَجُلٌ طَالِبُ فِتْنَةٍ، وَفِي الْفِتْنَةِ وَقَعَ، لِأَنَّهٗ وَاجِبٌ عَلَيْهِ مَحَبَّةُ الْجَمِيعِ، وَالْاِسْتِغْفَارِ لِلْجَمِيعِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ .

''ہمارے ذکر کردہ فضائل صحابہ وفضائل اہل بیت میں غور کرنے والے کو چاہیے کہ وہ تمام صحابہ اور اہل بیت سے محبت رکھے، سب کے لیے رحمت ومغفرت کی دُعا کرے، صحابہ سے محبت کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں وسیلہ بنائے اور توفیق ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کرے، وہ صحابہ کرام کے

اختلافات کا ذکر کرے، نہ اس بارے بحث وتفتیش میں پڑے۔ اگر راہِ ہدایت سے بھٹکا جاہل و پاگل تکرار کرے، کہے کہ فلاں صحابی نے فلاں سے لڑائی کیوں کی اور فلاں نے فلاں کو قتل کیوں کیا؟ تو ہم کہیں گے: ہمیں اس بات کا نہ تو کوئی فائدہ ہے، نہ ہم اسے معلوم کرنے پر مجبور ہیں۔ وہ کہے کیوں؟ تو ہم کہیں گے یہ فتنے تھے، جن سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا پالا پڑا اور انہوں نے ان فتنوں میں وہی طریقہ کار اپنایا، جس پر علمی اجتہاد نے ان کی رہنمائی کی۔ وہ ان کی حقیقت بعد والوں سے بہتر جانتے تھے۔ وہ بعد والوں سے زیادہ سیدھے راستے پر تھے، کیونکہ وہ اہل جنت تھے، ان کے سامنے قرآن نازل ہوا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا اور آپ کی معیت میں جہاد کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اپنی خوشنودی، مغفرت اور اجر عظیم کی ضمانت دی اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خیر القرون ہونے کی گواہی دی۔ وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ جاننے والے اور قرآن وسنت کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے، لہٰذا انہی سے ہم علم اخذ کرتے ہیں، ان کے اقوال سے تجاوز نہیں کرتے، انہی کے فیصلے نافذ کرتے ہیں، خود کو ان کے رنگ میں رنگتے ہیں، انہی کی پیروی کرتے ہیں اور ہمیں حکم بھی اسی بات کا دیا گیا ہے۔ اگر کہے کہ ہمیں صحابہ کرام کے باہمی اختلافات کی جانچ پڑتال سے کیا نقصان ہوگا؟ تو ہم کہیں گے مشاجرات صحابہ میں دخل دینے کو نقصان لازم ہے، کیونکہ صحابہ کرام عقلا

ہم سے فائق تھے، ہم ان کے مقابلے میں بہت کم عقل رکھتے ہیں، یوں اگر ہم ان کے اختلافات میں غور وخوض کریں گے، تو راہِ حق سے گمراہ ہو جائیں گے اور ان کے بارے میں جس سلوک کا ہمیں حکم دیا گیا ہے، اس سے منحرف ہو جائیں گے۔ اگر وہ سوال کرے کہ ہمیں صحابہ کرام کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟ تو ہم کہیں گے کہ ہمیں ان کے لیے استغفار اور رحمت کی دُعا کرنے، ان سے محبت رکھنے اور ان کی اطاعت کرنے کا حکم سنایا گیا ہے۔ اس پر کتاب وسنت اور ائمہ مسلمین کے اقوال دلیل ہیں۔ ہمیں صحابہ کرام کے اختلافات ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی صحبت سے مشرف ہوئے، آپ ﷺ نے ان سے رشتہ داری بنائی اور انہوں نے بھی آپ ﷺ سے رشتہ داری بڑھائی، نبی اکرم ﷺ کی صحبت کی بنا پر ہی اللہ کریم ان کو معاف فرما دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ ضمانت دی ہے کہ وہ ان میں سے کسی کو رسوا نہیں کرے گا اور قرآنِ کریم میں یہ بھی ذکر کیا کہ صحابہ کرام کے اوصاف تورات وانجیل میں مذکور ہیں۔ یوں اللہ تعالیٰ نے انہیں بہترین محاسن واوصاف سے متصف فرمایا اور ہمیں یہ بتا دیا کہ اس نے اُن کی توبہ قبول کر لی ہے۔ جب ان کی توبہ قبول ہو گئی ہے، تو ان میں سے کسی کو بھی عذاب نہیں ہو سکتا۔ اللہ صحابہ کرام سے راضی ہو گیا اور صحابہ کرام اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ یہ اللہ کا گروہ ہے اور اللہ کا گروہ ہی کامیاب وکامران ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں صحابہ کرام کے اختلافات سے باخبر ہو جاؤں اور

وجہ اختلاف جاننا مجھے اچھا لگتا ہے۔ اسے کہا جائے کہ تو فتنہ برپا کرنا چاہتا ہے، کیونکہ تو وہ چیز طلب کر رہا ہے، جو تجھے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی، البتہ نقصان ضرور دے گی۔ اگر اس کے بجائے تو اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض وواجبات کی ادائیگی کرکے اور اس کے بیان کردہ محرمات سے بچ کر اپنی بندگی کی اصلاح کر لیتا، تو یہ کام تیرے لیے بہتر ہوتا، خصوصاً ہمارے اس زمانے میں جب کہ بہت سی گمراہیاں سر اٹھا چکی ہیں۔ نیز کہا جائے گا: تیرے کھانے پینے، لباس اور معاش کا انتظام کہاں سے ہوگا اور مال کو خرچ کہاں کرنا ہے؟ اس بارے میں غور وفکر تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ صحابہ کرام کے مشاجرات کی بحث وتفتیش میں پڑنے کے بعد تیرا دل کج روی سے محفوظ نہیں رہ پائے گا اور تو وہ سوچنے لگے گا، جو تیرے لیے جائز ہی نہیں، شیطان تجھے بہکائے گا اور تو ان ہستیوں کو برا بھلا کہنے لگے گا اور ان سے بغض رکھنے لگے گا، جن سے محبت کرنا، جن کے بارے استغفار کرنا اور جن کی پیروی کرنا اللہ کا حکم ہے۔ یوں تو شاہراہِ حق سے بھٹک کر باطل پگڈنڈیوں کا راہی بن جائے گا۔ اگر وہ کہے کہ ہمیں قرآن وسنت کی نصوص اور علمائے مسلمین کے اقوال میں وہ بات دکھاؤ، جس سے تمہارا مدعا ثابت ہو، تاکہ ہم صحابہ کرام کے باہمی اختلافات کے بارے میں بحث وتفتیش کی خواہش سے باز آجائیں، تو اسے کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں وہ تمام چیزیں ہم ذکر کر چکے ہیں، جن سے ایک ذی شعور حقیقت سمجھ سکتا ہے، البتہ کچھ باتیں یہاں دوبارہ ذکر کی جائیں گی

تا کہ حق کے متلاشی مومن کا ضمیر جاگ جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهٗ فَآزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾(الفتح: 29) ''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے ساتھی کافروں پر سخت اور آپس میں انتہائی مہربان ہیں، آپ انہیں رکوع وسجود کرتے دیکھیں گے، وہ فضل الٰہی اور رضا مندی کے طلبگار رہتے ہیں، ان کی ایک خصوصی پہچان ان کے چہروں میں سجدوں کا نشان ہے، ان کی یہ صفت تورات میں ہے اور انجیل میں ان کی صفت اس کھیتی کے مانند ہے، جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا اور وہ (پودا) توانا ہو گیا، پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا، یہ صورت حال کسانوں کو خوش کرتی ہے، (اللہ کی طرف سے یہ اس لیے ہوا) تا کہ ان (صحابہ کرام) کی وجہ سے کفار کو غیض وغضب میں مبتلا کرے۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ دیا۔ نیز فرمایا: ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِي سَاعَةِ

الْعُسْرَةِ﴾(التوبة : 117)''اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور ان مہاجرین وانصار سے درگزر فرمائی، جنہوں نے تنگی کے عالم میں آپ کی پیروی کی۔''

نیز فرمایا: ﴿وَالسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ﴾ (التوبة : 100) ''مہاجرین اورانصار میں سے اسلام میں سبقت کرنے والوں اور جنہوں نے اچھے طریقے سے ان کی پیروی کی، سے اللہ راضی ہوگیا۔'' نیز فرمایا: ﴿يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ ……﴾(التحريم : 8)

''قیامت کے دن اللہ اپنے نبی اوران کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوانہیں کرے گا، ان کا نوران کے آگے اوران کے دائیں طرف دوڑتا ہوگا۔'' نیز فرمایا: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ﴾(آل عمران : 110)''تم اُمت بہترین لوگ ہو۔'' مزید فرمایا: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الفتح : 18)''یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہوگیا۔'' اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف بھی کی جو صحابہ کرام کے بعد آ کر ان کے لیے استغفار کریں گے اور دُعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں صحابہ کرام کے بارے میں کوئی خلش نہ ڈالے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی بہت زیادہ ثنا کی ہے۔۔۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ جو ان کے

بعد آئے اور پھر وہ جوان کے بعد آئے۔'' (صحیح بخاری: ۲۶۵۲، صحیح مسلم: ۲۵۳۳) جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم ﷺ کے یہ فرامین سن لے، اسے کہا جائے کہ اگر تو ہدایت و بھلائی کا طالب ہے، تو اللہ تعالیٰ کی نصیحت پر عمل کر اور اگر اب بھی تو اپنی من مرضی کرے گا، تو ڈر ہے کہ تیرا شمار ان لوگوں میں ہو جائے، جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ﴾

''اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے، جس نے اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنے نفس کی پیروی کر لی؟۔'' مزید فرمایا:

﴿وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾(الأنفال: 23)

''اگر اللہ ان میں کوئی بھلائی جانتا، تو انہیں ضرور سنا (سمجھا) دیتا اور اگر وہ انہیں سنا دیتا، تو بھی وہ ضرور پھر جاتے اور اعراض کرنے والے ہوتے۔''

اسے یہ بھی کہا جائے کہ جو نبی ﷺ کے بعض صحابہ پر طعن کرے اور بعض کی تعریف کرے، نیز بعض پر تنقید کرے اور بعض کی مدح کرے، وہ فتنہ پرور ہے اور فتنے میں مبتلا ہو چکا ہے، کیونکہ اس پر فرض تھا کہ سب صحابہ کرام سے محبت کرتا اور سب کے لیے استغفار کرتا۔ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے راضی ہو اور ہمیں ان کی محبت کے سبب نجات دے۔''

(الشّريعة: 2485/5)

۞ امام ابوبکر اسماعیلی رحمہ اللہ (277-371ھ) فرماتے ہیں:

اَلْكَفُّ عَنِ الْوَقِيعَةِ فِيهِمْ، وَتَأَوُّلِ الْقَبِيحِ عَلَيْهِمْ، وَيَكِلُونَهُمْ فِيمَا جَرٰى بَيْنَهُمْ عَلَى التَّأْوِيلِ إِلَى اللّٰهِ عزَّ وَجَلَّ.

''ائمہ حدیث صحابہ کرام کے باہمی اختلافات کے بارے میں گفتگو سے احتراز کرتے ہیں، غلط باتیں ان پر نہیں تھوپتے اور ان کے مشاجرات کا معاملہ سپرد خدا کرتے ہیں۔''

(اعتقاد أئمّة الحديث، ص: 79)

۞ امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ (260-324ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا مَا جَرٰى مِنْ عَلِيٍّ وَّالزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، فَإِنَّمَا كَانَ عَلٰى تَأْوِيلٍ وَّاجْتِهَادٍ، وَعَلِيٌّ الْإِمَامُ، وَكُلُّهُمْ مِّنْ أَهْلِ الْاِجْتِهَادِ، وَقَدْ شَهِدَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ وَالشَّهَادَةِ، فَدَلَّ عَلٰى أَنَّهُمْ كُلَّهُمْ كَانُوا عَلٰى حَقٍّ فِي اجْتِهَادِهِمْ، وَكَذٰلِكَ مَا جَرٰى بَيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ وَّمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَدَلَّ عَلٰى تَأْوِيلٍ وَّاجْتِهَادٍ، وَكُلُّ الصَّحَابَةِ أَئِمَّةٌ مَّأْمُونُونَ غَيْرُ مُتَّهَمِينَ فِي الدِّينِ، وَقَدْ أَثْنَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ عَلٰى جَمِيعِهِمْ، وَتَعَبَّدَنَا بِتَوْقِيرِهِمْ وَتَعْظِيمِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ، وَالتَّبَرِّي مِنْ كُلِّ مَنْ يَنْقُصُ أَحَدًا

مِّنْهُمْ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ .

''سیدنا علی، سیدنا زبیر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کے درمیان ہونے والے اختلافات تاویل واجتہاد کی بنا پر تھے۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلیفہ وقت تھے اور سب مجتہد تھے، انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت وشہادت کی خوشخبری سنائی ہے۔معلوم ہوا کہ وہ سب اجتہاد میں حق پر تھے۔اسی طرح سیدنا علی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے اختلافات بھی اجتہادی تھے۔تمام صحابہ کرام با اعتماد اور باکردار تھے۔اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کی تعریف کی ہے اور ہمیں بھی ان کی عزت وتکریم کرنے، محبت رکھنے اور ان کی تنقیص کرنے والے سے اعلان برأت کرنے کا حکم دیا ہے، اللہ سب پر راضی ہے۔''

(الإبانة عن أصول الدّيانة، ص: 78)

❁ حافظ ابن بطہ رحمہ اللہ (304-387ھ) فرماتے ہیں:

نَكُفُّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ شَهِدُوا الْمَشَاهِدَ مَعَهُ، وَسَبَقُوا النَّاسَ بِالْفَضْلِ، فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمْ، وَأَمَرَكَ بِالْاِسْتِغْفَارِ لَهُمْ، وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ بِمَحَبَّتِهِمْ، وَفَرَضَ ذٰلِكَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ، وَهُوَ يَعْلَمُ مَا سَيَكُونُ مِنْهُمْ، وَأَنَّهُمْ سَيَقْتَتِلُونَ، وَإِنَّهُمْ فُضِّلُوا عَلٰى سَائِرِ الْخَلْقِ، لِأَنَّ الْخَطَأَ وَالْعَمَدَ قَدْ وُضِعَ عَنْهُمْ، وَكُلُّ مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ مَغْفُورٌ لَّهُمْ .

''ہم صحابہ کے باہمی اختلافات میں زبان بند رکھتے ہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئے، انہیں نیکی میں ساری امت سے سبقت حاصل ہے، اللہ نے انہیں معاف فرما دیا اور مسلمانوں کو ان کے لیے دُعائے مغفرت کرنے اور ان سے محبت کے ذریعے تقرب حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ احکام اس رب العالمین نے بزبان رسول ﷺ فرض کئے، جسے بخوبی علم تھا کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے، اسے علم تھا کہ صحابہ کرام آپس میں قتال تک کریں گے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے (انبیائے کرام کے بعد) ساری مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔ خطا و عمد دونوں قسم کی لغزشیں ان سے دور کر دی گئیں اور ان کے تمام باہمی اختلافات بھی معاف فرما دیئے گئے۔'' (الإبانة في أصول السنّة، ص : 268)

✿ امام ابو منصور اصبہانی رحمہ اللہ (م:418ھ) فرماتے ہیں:

مِنَ السُّنَّةِ السُّكُوتُ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَشْرُ فَضَائِلِهِمْ وَالِاقْتِدَاءُ بِهِمْ، فَإِنَّهُمُ النُّجُومُ الزَّاهِرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم، ثُمَّ التَّرَحُّمُ عَلَى التَّابِعِينَ وَالْأَئِمَّةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِينَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ.

''سنت ہے کہ اصحاب رسول ﷺ کے اختلافات پر خاموشی اختیار کی جائے، ان کے فضائل بیان کیے جائیں اور ان کی اقتدا کی جائے۔ صحابہ چمکدار ستارے تھے۔ اللہ ان سب پر راضی ہو گیا۔ نیز تابعین، ائمہ دین

اور سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم کے لیے بھی دعائے رحمت کی جائے۔‘‘

(الحجّة في بيان المحجّة لأبي القاسم الأصبهاني :252/1، وسندهٗ صحيحٌ)

✿ علامہ عبدالقاہر بغدادی رحمہ اللہ (429ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا مُعَاوِيَةُ، فَهُوَ مِنَ الْعُدُولِ الْفُضَلَاءِ، وَالصَّحَابَةِ الْأَخْيَارِ، وَالْحُرُوبُ الَّتِي جَرَتْ بَيْنَهُمْ كَانَتْ لِكُلِّ طَائِفَةٍ شُبْهَةٌ اعْتَقَدَتْ تَصْوِيبَ أَنْفُسِهَا بِسَبَبِهَا، وَكُلُّهُمْ مُتَأَوِّلُونَ فِي حُرُوبِهَا، وَلَمْ يَخْرُجْ بِذٰلِكَ أَحَدٌ مِّنْهُمْ مِنَ الْعَدَالَةِ، لِأَنَّهُمْ مُجْتَهِدُونَ اخْتَلَفُوا فِي مَسَائِلَ، كَمَا اخْتَلَفَ الْمُجْتَهِدُونَ بَعْدَهُمْ فِي مَسَائِلَ، وَلَا يَلْزَمُ مِنْ ذٰلِكَ نَقْصُ أَحَدٍ مِنْهُمْ.

’’سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ عادل فاضل اور اعلیٰ درجے کے صحابی ہیں، صحابہ کے درمیان برپا ہونے والی جنگوں میں ہر صحابی ایک شبہ پر لڑ رہا تھا، جس سے وہ خود کو صائب سمجھتا تھا۔ یہ سب صحابہ اپنے جنگوں میں متاول تھے۔ ان جنگوں کی وجہ سے وہ عدالت کے کلئے سے نکل نہیں گئے۔ کیوں کہ وہ مجتہد تھے اور مجتہدین کے درمیان مسائل کا اختلاف ہوتا رہتا ہے، جیسا کہ ان کے بعد مجتہدین مسائل میں اختلاف کرتے رہے ہیں، اس سے کسی ایک کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا۔‘‘

(مِرقاة المَفاتيح للملا علي القاري: 3875/9، شرح الطّيبي: 3840/12)

❀ امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ (336-430ھ) فرماتے ہیں:

اَلْوَاجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِظْهَارُ مَا مَدَحَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ وَشَكَرَهُمْ عَلَيْهِ مِنْ جَمِيلِ أَفْعَالِهِمْ وَجَمِيلِ سَوَابِقِهِمْ، وَأَن يَّغُضُّوا عَمَّا كَانَ مِنْهُمْ فِي حَالِ الْغَضَبِ وَالْإِغْفَالِ وَفَرَطٍ مِّنْهُمْ عِنْدَ اسْتِزْلَالِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُمْ، وَنَاْخُذُ فِي ذِكْرِهِمْ بِمَا أَخْبَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ، فَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ جَاءُ وْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ﴾ (الحشر: 10) الْآيَةَ، فَإِنَّ الْهَفْوَةَ وَالزَّلَلَ وَالْغَضَبَ وَالْحِدَةَ وَالْإِفْرَاطَ لَا يَخْلُو مِنْهُ أَحَدٌ، وَهُوَ لَهُم غَفُورٌ، وَلَا يُوجِبُ ذٰلِكَ الْبَرَاءَ مِنْهُمْ، وَلَا الْعَدَاوَةَ لَهُمْ، وَلٰكِنْ يُّحِبُّ عَلَى السَّابِقَةِ الْحَمِيدَةِ، وَيَتَوَلّٰى لِلْمَنْقَبَةِ الشَّرِيفَةِ.

''امت مسلمہ پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی جو مدح کی ہے، اسے بیان کیا جائے اور غصے غفلت اور شدت میں اگر کہیں شیطان کے بہکاوے میں آ گئے ہیں، تو اس سے چشم پوشی کی جائے۔ اس سلسلہ میں ہم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو دلیل بناتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاءُ وْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِإِخْوَانِنَا

الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ﴾(الحشر : 10)

''صحابہ کے بعد مشرف بہ اسلام ہونے والے دعا گو رہتے ہیں کہ ہمارے رب! ہمیں اور ایمان میں سبقت لے جانے والے ہمارے بھائیوں کو بخش دے۔'' کیونکہ لغزش، غلطی، غصے، شدت اور کوتاہی سے کوئی بھی مبرا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی ایسی لغزشیں معاف فرما دی ہیں۔ صحابہ کی ایسی بشری غلطیاں برأت اور عداوت کا سبب نہیں بن سکتیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قابل ستائش سبقت اسلام کی بنا پر ان سے محبت رکھتا ہے اور عزت والے مرتبے کی وجہ سے ان سے دوستی رکھتا ہے۔

(كتاب الإمامة والردّ على الرّافضة، ص :341، 342)

❁ شیخ الاسلام، اسماعیل صابونی رحمہ اللہ (م:449ھ) فرماتے ہیں:

يَرَوْنَ الْكَفَّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَطْهِيرَ الْأَلْسِنَةِ عَنْ ذِكْرِ مَا يَتَضَمَّنُ عَيْبًا لَّهُمْ وَنَقْصًا فِيهِمْ، وَيَرَوْنَ التَّرَحُّمَ عَلٰى جَمِيعِهِمْ، وَالْمُوَالَاةَ لِكَافَّتِهِمْ.

''اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام کے مابین اختلافات میں خاموشی اختیار کی جائے اور زبان کو ایسی باتوں سے پاک رکھا جائے، جو صحابہ کرام کے لیے عیب و نقص کا باعث ہوں، بلکہ سب کے لیے دعائے رحمت کی جائے اور سب سے محبت رکھی جائے۔''

(عقيدة سَلَف أصحاب الحديث، ص : 93)

۞ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (384-456ھ) فرماتے ہیں:

بِهٰذَا قَطَعْنَا عَلٰى صَوَابِ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَصِحَّةِ أَمَانَتِهٖ، وَأَنَّهٗ صَاحِبُ الْحَقِّ، وَأَنَّ لَهٗ أَجْرَيْنِ؛ أَجْرُ الْاِجْتِهَادِ، وَأَجْرُ الْإِصَابَةِ، وَقَطَعْنَا أَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَمَنْ مَّعَهٗ مُخْطِئُونَ، مُجْتَهِدُونَ، مَأْجُورُونَ أَجْرًا وَّاحِدًا .

''ان دلائل کی رُو سے ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ درستی پر تھے، صاحب حق و امانت تھے، ان کے لیے دو اجر ہیں، ایک اجتہاد کا اور دوسرا درستی کا۔ ہم یہ بھی یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی غلطی پر تھے، لیکن مجتہد تھے اور انہیں اجتہاد کا ایک اجر ملے گا۔''

(الفِصَل في المِلَل والأهواء والنِّحَل : 161/4)

۞ علامہ الکیا الطبری رحمہ اللہ (504ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا مَا وَقَعَ بَيْنَهُمْ مِنَ الْحُرُوبِ وَالْفِتَنِ فَتِلْكَ أُمُورٌ مَبْنِيَّةٌ عَلَى الْاِجْتِهَادِ .

''صحابہ کے درمیان برپا ہونے والی جنگیں اور فتنے اجتہاد پر مبنی تھے۔''

(البحر المحيط للزركشي : 186/6، إرشاد الفحول للشّوكاني :186/1)

۞ علامہ غزالی (450-505ھ) فرماتے ہیں:

مَا جَرٰى بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ مَبْنِيًّا

عَلَى الْاِجْتِهَادِ، وَلَا مُنَازَعَةَ مِنْ مُّعَاوِيَةَ فِي الْإِمَامَةِ .

''سیدنا معاویہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما کے باہمی اختلافات اجتہاد پر مبنی تھے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے امامت وخلافت کا کوئی تنازع نہیں تھا۔''

(إحياء علوم الدّين :115/1)

❁ قوام السنۃ، ابوالقاسم اصبہانی رحمہ اللہ (535ھ) فرماتے ہیں:

مَا جَرٰى بَيْنَ عَلِيٍّ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ السَّلَفُ : مِنَ السُّنَّةِ السُّكُوتُ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سیدنا علی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین جو اختلافات ہوئے، اس سلسلہ میں سلف کا موقف خاموشی ہے اور یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔''

(الحُجَّة في بَيان المَحَجَّة : 569/2)

❁ علامہ مازری (536ھ) لکھتے ہیں:

مَا وَقَعَ مِنَ الْحُرُوبِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عَلِيٍّ وَّمَا جَرٰى بَيْنَ الصَّحَابَةِ مِنَ الدِّمَاءِ فَعَلَى التَّأْوِيلِ وَالْاِجْتِهَادِ، وَكُلٌّ يَّعْتَقِدُ أَنَّ مَا فَعَلَهٗ صَوَابٌ وَّسَدَادٌ .

''سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جو جنگیں برپا ہوئی تھیں اور صحابہ کا جو خون بہا تھا، تو یہ ایک تاویل اور اجتہاد کی وجہ سے تھا۔ ہر گروہ خود کو درست سمجھتا تھا۔''

(المُعلم بفوائد مسلم : 243/3)

۞ قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) فرماتے ہیں:

مِنْ تَوْقِيرِهِ وَبِرِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْقِيرُ أَصْحَابِهِ وَبِرُّهُمْ، وَمَعْرِفَةُ حَقِّهِمْ، وَالْاِقْتِدَاءُ بِهِمْ، وَحُسْنُ الثَّنَاءِ عَلَيْهِمْ، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ، وَالْإِمْسَاكُ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ، وَمُعَادَاةُ مَنْ عَادَاهُمْ، وَالْإِضْرَابُ عَنْ أَخْبَارِ الْمُوَرِّخِينَ، وَجَهَلَةِ الرُّوَاةِ، وَضُلَّالِ الشِّيعَةِ وَالْمُبْتَدِعِينَ الْقَادِحَةِ فِي أَحَدٍ مِّنْهُمْ، وَأَنْ يُّلْتَمَسَ لَهُمْ فِيمَا نُقِلَ عَنْهُمْ مِّنْ مِثْلِ ذٰلِكَ فِيمَا كَانَ بَيْنَهُمْ مِنَ الْفِتَنِ أَحْسَنُ التَّأْوِيلَاتِ، وَيُخَرَّجُ لَهُمْ أَصْوَبُ الْمَخَارِجِ، إِذْ هُمْ أَهْلُ ذٰلِكَ، وَلَا يُذْكَرَ أَحَدٌ مِّنْهُمْ بِسُوءٍ، وَلَا يُغْمَصَ عَلَيْهِ أَمْرٌ، بَلْ تُذْكَرَ حَسَنَاتُهُمْ وَفَضَائِلُهُمْ وَحَمِيدُ سِيَرِهِمْ، وَيُسْكَتُ عَمَّا وَرَاءَ ذٰلِكَ.

''نبی اکرم ﷺ کی عزت وتکریم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام کی عزت وتکریم کی جائے، ان کا حق پہچانا جائے، ان کی اقتدا کی جائے، ان کے بارہ میں حسن ظن رکھا جائے، ان کے لیے استغفار کیا جائے، ان کے مابین ہونے والے اختلافات میں زبان بند رکھی جائے، ان کے دشمنوں سے عداوت رکھی جائے، ان کے خلاف مورخین کی (بے سند) خبروں، مجہول راویوں کی بیان کردہ روایات، گمراہ شیعوں اور اہل

بدعت کی پھیلائی ہوئی من گھڑت کہانیوں کو نظر انداز کیا جائے، جن سے ان کی تنقیص شان ہوتی ہو۔ ان کے اختلافات اچھے معنوں پر محمول کئے جائیں اور ان کے لیے بہتر عذر تلاش کیے جائیں، کیونکہ وہ لوگ اس کے اہل ہیں۔ ان میں سے کسی کا بھی تذکرہ برائی کے ساتھ نہ کیا جائے، نہ ان پر کوئی الزام دھرا جائے، بلکہ صرف ان کی نیکیاں، فضائل اور ان کی سیرت کے محاسن بیان کیے جائیں۔ اس سے ہٹ کر جو باتیں ہوں، ان سے زبان بند رکھی جائے۔''

(الشّفا بتعریف حقوق المصطفٰی : 2/611، 612)

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ (631۔676ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ الدِّمَاءَ الَّتِي جَرَتْ بَيْنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، لَيْسَتْ بِدَاخِلَةٍ فِي هٰذَا الْوَعِيدِ، وَمَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْحَقِّ إِحْسَانُ الظَّنِّ بِهِمْ، وَالْإِمْسَاكُ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ، وَتَأْوِيلُ قِتَالِهِمْ، وَأَنَّهُمْ مُجْتَهِدُونَ مُتَأَوِّلُونَ، لَمْ يَقْصِدُوا مَعْصِيَةً، وَلَا مَحْضَ الدُّنْيَا، بَلِ اعْتَقَدَ كُلُّ فَرِيقٍ أَنَّهُ الْمُحِقُّ، وَمُخَالِفُهُ بَاغٍ، فَوَجَبَ عَلَيْهِ قِتَالُهُ لِيَرْجِعَ إِلٰى أَمْرِ اللّٰهِ، وَكَانَ بَعْضُهُمْ مُصِيبًا، وَبَعْضُهُمْ مُخْطِئًا مَعْذُورًا فِي الْخَطَإِ، لِأَنَّهُ لِاجْتِهَادٍ، وَالْمُجْتَهِدُ إِذَا أَخْطَأَ لَا إِثْمَ عَلَيْهِ، وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ الْمُحِقُّ الْمُصِيبُ فِي تِلْكَ الْحُرُوبِ، هٰذَا مَذْهَبُ

أَهْلِ السُّنَّةِ، وَكَانَتِ الْقَضَايَا مُشْتَبِهَةٌ، حَتّٰى إِنَّ جَمَاعَةً مِّنَ الصَّحَابَةِ تَحَيَّرُوا فِيهَا، فَاعْتَزَلُوا الطَّائِفَتَيْنِ، وَلَمْ يُقَاتِلُوا، وَلَمْ يَتَيَقَّنُوا الصَّوَابَ، ثُمَّ تَأَخَّرُوا عَنْ مُّسَاعَدَتِهٖ .

''جان لیجیے کہ مشاجرات صحابہ کے دوران بہنے والا خون (مسلمان کو قتل کرنے کی) اس وعید میں داخل نہیں۔ اہل سنت صحابہ کے بارے میں حسن ظن رکھتے ہیں، ان کے اختلافات پر خاموشی اختیار کرتے ہیں اور ان اختلافات کی جائز تاویل کرتے ہیں۔ وہ مجتہد مؤول تھے۔ کسی گناہ یا دنیاوی متاع کا ارادہ نہیں رکھتے تھے، بلکہ ہر فریق سمجھتا تھا کہ وہ حق پر اور اس کا مخالف باغی ہے، جسے اللہ کے حکم کی طرف لوٹانے کے لیے قتال ضروری ہے۔ یوں بعض حق پر تھے اور بعض خطا کار تھے، کیونکہ یہ اجتہادی معاملہ تھا اور مجتہد کی غلطی پر گناہ نہیں ہوتا۔ ان لڑائیوں میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی حق اور درستگی پر تھے (لیکن اجتہادی خطا ہونے کی بنا پر دوسرے صحابہ پر بھی کوئی قدغن نہیں)۔ اہل سنت کا یہی مذہب ہے۔ یہ معاملات اتنے پیچیدہ تھے کہ بہت سے صحابہ کرام بھی اس سلسلہ میں پریشان رہے اور دونوں گروہوں سے علیحدگی اختیار کر لی، جنگ میں شریک نہیں ہوئے، انہیں بالیقین درست بات کا علم نہ ہو سکا اور وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حمایت سے بھی دستبردار رہے۔'' (شرح صحیح مسلم : 11/18)

نیز فرماتے ہیں:

أَمَّا الْحُرُوبُ الَّتِي جَرَتْ، فَكَانَتْ لِكُلِّ طَائِفَةٍ شُبْهَةٌ،

اعْتَقَدَتْ تَصْوِيبَ أَنْفُسِهَا بِسَبَبِهَا، وَكُلُّهُمْ عُدُولٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَمُتَأَوِّلُونَ فِي حُرُوبِهِمْ وَغَيْرِهَا، وَلَمْ يُخْرِجْ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ أَحَدًا مِّنْهُمْ عَنِ الْعَدَالَةِ، لِأَنَّهُمْ مُّجْتَهِدُونَ، اخْتَلَفُوا فِي مَسَائِلَ مِنْ مَحَلِّ الْاِجْتِهَادِ، كَمَا يَخْتَلِفُ الْمُجْتَهِدُونَ بَعْدَهُمْ فِي مَسَائِلَ مِنَ الدِّمَاءِ وَغَيْرِهَا، وَلَا يَلْزَمُ مِنْ ذٰلِكَ نَقْصُ أَحَدٍ مِّنْهُمْ، وَاعْلَمْ أَنَّ سَبَبَ تِلْكَ الْحُرُوبِ أَنَّ الْقَضَايَا كَانَتْ مُشْتَبِهَةً، فَلِشِدَّةِ اشْتِبَاهِهَا اخْتَلَفَ اجْتِهَادُهُمْ، وَصَارُوا ثَلَاثَةَ أَقْسَامٍ؛ قِسْمٌ ظَهَرَ لَهُمْ بِالْاِجْتِهَادِ أَنَّ الْحَقَّ فِي هٰذَا الطَّرَفِ، وَأَنَّ مُخَالِفَهٗ بَاغٍ، فَوَجَبَ عَلَيْهِمْ نُصْرَتُهٗ وَقِتَالُ الْبَاغِي عَلَيْهِ، فِيمَا اعْتَقَدُوهُ، فَفَعَلُوا ذٰلِكَ، وَلَمْ يَكُنْ يَّحِلُّ لِمَنْ هٰذِهِ صِفَتُهُ التَّأَخُّرُ عَنْ مُسَاعَدَةِ إِمَامِ الْعَدْلِ فِي قِتَالِ الْبُغَاةِ فِي اعْتِقَادِهٖ، وَقِسْمٌ عَكْسُ هٰؤُلَاءِ، ظَهَرَ لَهُمْ بِالْاِجْتِهَادِ أَنَّ الْحَقَّ فِي الطَّرَفِ الْآخَرِ، فَوَجَبَ عَلَيْهِمْ مُسَاعَدَتُهٗ وَقِتَالُ الْبَاغِي عَلَيْهِ، وَقِسْمٌ ثَالِثٌ اشْتَبَهَتْ عَلَيْهِمُ الْقَضِيَّةُ، وَتَحَيَّرُوا فِيهَا، وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ تَرْجِيحُ أَحَدِ الطَّرَفَيْنِ، فَاعْتَزَلُوا الْفَرِيقَيْنِ، وَكَانَ هٰذَا

الْاعْتِزَالُ هُوَ الْوَاجِبُ فِي حَقِّهِمْ، لِأَنَّهُ لَا يَحِلُّ الْإِقْدَامُ عَلٰى قِتَالِ مُسْلِمٍ، حَتّٰى يَظْهَرَ أَنَّهُ مُسْتَحِقٌّ لِّذٰلِكَ، وَلَوْ ظَهَرَ لِهٰؤُلَاءِ رُجْحَانُ أَحَدِ الطَّرَفَيْنِ، وَأَنَّ الْحَقَّ مَعَهُ، لَمَا جَازَ لَهُمُ التَّأَخُّرُ عَنْ نُصْرَتِهٖ فِي قِتَالِ الْبُغَاةِ عَلَيْهِ، فَكُلُّهُمْ مَعْذُورُونَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَلِهٰذَا اتَّفَقَ أَهْلُ الْحَقِّ، وَمَنْ يُعْتَدُّ بِهٖ فِي الْإِجْمَاعِ، عَلٰى قَبُولِ شَهَادَاتِهِمْ وَرِوَايَاتِهِمْ، وَكَمَالِ عَدَالَتِهِمْ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ.

''صحابہ کرام کے مابین جو جنگیں ہوئیں، ان میں ہر گروہ کو ایک شبہ تھا، جس کے مطابق ہر ایک نے خود کو حق پر سمجھا، تمام صحابہ عادل تھے اور اپنی لڑائیوں میں دلائل رکھتے تھے۔ ان میں کوئی صحابی ثقاہت وعدالت سے خارج نہیں ہوا، کیونکہ وہ مجتہد تھے، وہ کئی اجتہادی مسائل میں مختلف الخیال ہوئے، جیسا کہ بعد میں آنے والے فقہائے کرام بھی قتل وحرب سمیت بہت سے مسائل میں اختلافات کا شکار ہوئے۔ ان اختلافات سے کسی میں کوئی نقص ثابت نہیں ہوتا۔ یہاں آپ کو ان لڑائیوں کی وجہ بھی معلوم ہونی چاہیے۔ ان کی وجہ یہ بنی کہ معاملات انتہائی پیچیدہ تھے اور اسی سخت پیچیدگی کے باعث صحابہ کرام کے اجتہادات مختلف ہو گئے اور وہ تین گروہ میں بٹ گئے؛ ایک گروہ وہ تھا، جس نے اپنے اجتہاد سے پہلے فریق کو حق پر سمجھا اور اس کے مخالف کو باغی خیال کیا، یوں اس پر پہلے

فریق کی مدد کرنا اور اس کے مخالف سے لڑنا لازم ہو گیا اور اس نے ایسا ہی کیا۔ حق والوں کے لیے اپنے نزدیک اہل حق کی نصرت اور اہل بغاوت سے لڑائی کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ دوسرا گروہ ان کے برعکس تھا، اس نے اپنے اجتہاد سے دوسرے فریق کو حق پر سمجھا، اس پر دوسرے فریق کی نصرت اور ان کے مخالفین کی سرکوبی ضروری ہو گئی۔ تیسرے گروہ میں وہ صحابہ کرام شامل تھے، جن پر معاملہ واضح نہ ہو سکا، وہ اس سلسلہ میں کشمکش کا شکار رہے اور کسی ایک فریق کی ترجیح ان پر ظاہر نہ ہو سکی۔ ایسے لوگ دونوں فریقوں سے علیحدہ ہو گئے اور ان پر یہ علیحدگی ہی ضروری تھی، کیونکہ اس وقت تک کسی مسلمان کو قتل کرنے کی کوشش جائز نہیں، جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ وہ اس کا مستحق ہے۔ اگر ان صحابہ کرام کے سامنے کسی ایک فریق کا اہل حق ہونا عیاں ہو جاتا، تو ان کے لیے اس کی نصرت و حمایت اور باغیوں سے قتال فرض ہو جاتا، وہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معذور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل حق اور اہل علم کا اجماع ہے کہ تمام صحابہ کرام کی گواہی اور ان کی روایات قبول کی جائیں گی اور ان کی ثقاہت میں کوئی نقص نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر راضی ہو چکا ہے۔''

(شرح صحیح مسلم: 149/15)

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (661ـ728ھ) فرماتے ہیں:

لِهٰذَا يُنْهٰى عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ هٰؤُلَاءِ، سَوَاءً كَانُوا مِنَ الصَّحَابَةِ

أَوْ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ، فَإِذَا تَشَاجَرَ مُسْلِمَانِ فِي قَضِيَّةٍ، وَمَضَتْ، وَلَا تَعَلُّقَ لِّلنَّاسِ بِهَا، وَلَا يَعْرِفُونَ حَقِيقَتَهَا، كَانَ كَلَامُهُمْ فِيهَا كَلَامًا بِلَا عِلْمٍ وَّلَا عَدْلٍ، يَتَضَمَّنُ أَذَاهُمَا بِغَيْرِ حَقٍّ، وَلَوْ عَرَفُوا أَنَّهُمَا مُذْنِبَانِ أَوْ مُخْطِئَانِ، لَكَانَ ذِكْرُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ مَصْلَحَةٍ رَاجِحَةٍ مِنْ بَابِ الْغَيْبَةِ الْمَذْمُومَةِ، لٰكِنَّ الصَّحَابَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَعْظَمُ حُرْمَةً، وَأَجَلُّ قَدَرًا، وَأَنْزَهُ أَعْرَاضًا، وَقَدْ ثَبَتَ مِنْ فَضَائِلِهِمْ خُصُوصًا وَّعُمُومًا مَّا لَمْ يَثْبُتْ لِغَيْرِهِمْ، فَلِهٰذَا كَانَ الْكَلَامُ الَّذِي فِيهِ ذَمُّهُمْ عَلٰى مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ أَعْظَمَ إِثْمًا مِّنَ الْكَلَامِ فِي غَيْرِهِمْ.

''صحابہ ہوں یا بعد والے مسلمان، اُن کے باہمی اختلافات میں دخل دینا ممنوع ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جب دو مسلمان کسی معاملے میں جھگڑ پڑیں، پھر وہ معاملہ قصہ پارینہ بن جائے، بعد میں آنے والوں کا اس سے تعلق ہو، نہ وہ اس کی حقیقت سے واقف ہوں، تو اس بارے میں گفتگو جہالت و ناانصافی ہوگی اور یہ عمل ان فریقین کو ناحق اذیت دینے کی کوشش ہوگی۔ اگر بعد والوں کو یہ معلوم بھی ہو جائے کہ وہ غلطی پر تھے، تو اس معاملہ کا ذکر غیبت شمار ہوگا، جس میں کوئی مصلحت نہیں۔ صحابہ کرام تو عام لوگوں سے بہت بڑھ کر حرمت، مقام و مرتبہ اور عزت و تکریم کے حامل تھے۔ ان کے اس قدر عمومی و خصوصی فضائل و محاسن ثابت ہیں، جو کسی دوسرے کو نصیب

نہیں ہو سکے۔ چنانچہ ان کے باہمی اختلافات کی مذمت میں کوئی بات کرنا دیگر گزرے ہوئے مسلمانوں کے اختلافات کے بارے میں بات کرنے سے بڑا جرم ہے۔''(منهاج السّنة : 5/146، 147)

نیز فرماتے ہیں:

اَلْإِمْسَاكُ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ مُطْلَقًا، وَهُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ .

''صحابہ کرام کے باہمی اختلافات کے بارے میں مطلق خاموشی ہی اہل سنت کا مذہب ہے۔''(مجموع الفتاوٰی : 35/51)

❀ **حافظ ذہبی رحمہ اللہ (م:748ھ) فرماتے ہیں:**

خَلَفَ مُعَاوِيَةَ خَلْقٌ كَثِيْرٌ يُحِبُّوْنَهٗ وَيَتَغَالُوْنَ فِيهِ، وَيُفَضِّلُوْنَهٗ، إِمَّا قَدْ مَلَكَهُمْ بِالكَرَمِ وَالحِلْمِ وَالعَطَاءِ، وَإِمَّا قَدْ وُلِدُوا فِي الشَّامِ عَلٰى حُبِّهٖ، وَتَرَبّٰى أَوْلَادُهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ، وَفِيْهِمْ جَمَاعَةٌ يَّسِيْرَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ، وَعَدَدٌ كَثِيْرٌ مِّنَ التَّابِعِيْنَ وَالفُضَلَاءِ، وَحَارَبُوا مَعَهٗ أَهْلَ الْعِرَاقِ، وَنَشَوُوا عَلَى النَّصْبِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الهَوٰى، كَمَا قَدْ نَشَأَ جَيْشُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَعِيَّتُهٗ إِلَّا الخَوَارِجَ مِنْهُم عَلٰى حُبِّهٖ، وَالقِيَامِ مَعَهٗ، وَبُغْضِ مَنْ بَغٰى عَلَيْهِ، وَالتَّبَرِّي مِنْهُم، وَغَلَا خَلْقٌ مِّنْهُم فِي

التَّشَيُّعِ، فَبِاللّٰهِ كَيْفَ يَكُوْنُ حَالُ مَنْ نَشَأَ فِي إِقْلِيْمٍ، لَا يَكَادُ يُشَاهِدُ فِيْهِ إِلَّا غَالِيًا فِي الحُبِّ، مُفْرِطاً فِي البُغْضِ، وَمِنْ أَيْنَ يَقَعُ لَهُ الْإِنْصَافُ وَالاعْتِدَالُ؟ فَنَحْمَدُ اللّٰهَ عَلَى الْعَافِيَةِ الَّذِي أَوْجَدَنَا فِي زَمَانٍ قَدِ انْمَحَصَ فِيهِ الْحَقُّ، وَاتَّضَحَ مِنَ الطَّرَفَيْنِ، وَعَرَفْنَا مَآخِذَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ، وَتَبَصَّرْنَا، فَعَذَرْنَا، وَاسْتَغْفَرْنَا، وَأَحْبَبْنَا بِاقْتِصَادٍ، وَتَرَحَّمْنَا عَلَى البُغَاةِ بِتَأْوِيْلٍ سَائِغٍ فِي الجُمْلَةِ، أَوْ بِخَطَإٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَغْفُوْرٍ، وَقُلْنَا كَمَا عَلَّمَنَا اللّٰهُ: ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا﴾(الحشر : 10) وَتَرَضَّيْنَا أَيْضاً عَمَّنِ اعْتَزَلَ الْفَرِيْقَيْنِ، كَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ، وَخَلْقٍ، وَتَبَرَّأْنَا مِنَ الخَوَارِجِ الْمَارِقِيْنَ الَّذِيْنَ حَارَبُوا عَلِيًّا، وَكَفَّرُوا الفَرِيْقَيْنِ، فَالْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ، قَدْ مَرَقُوا مِنَ الدِّيْنِ، وَمَعَ هٰذَا فَلَا نَقْطَعُ لَهُم بِخُلُوْدِ النَّارِ، كَمَا نَقْطَعُ بِهِ لِعَبَدَةِ الْأَصْنَامِ وَالصُّلْبَانِ.

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد بہت سے لوگ ایسے تھے، جو ان سے محبت رکھتے تھے، ان کے بارے میں غلو سے کام لیتے تھے اور ان کے فضائل

بیان کرتے تھے۔اس کی وجہ یا تو یہ تھی کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی حکمرانی کے دوران ان سے حلم و کرم اور بخشش کا سلوک فرمایا تھا یا پھر یہ لوگ شام میں پیدا ہوئے، تو علاقائی طور پر ان کی محبت میں پرورش پائی اور ان کی اولادیں اسی ماحول میں پروان چڑھیں۔سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے والوں میں کچھ صحابہ کرام، تابعین عظام اور صاحبان فضل کی ایک بڑی تعداد شامل تھی۔اہل شام نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر اہل عراق کے خلاف لڑائی کی اور ہوائے نفس کی بنا پر ان میں (نعوذ باللہ) بغض اہل بیت پیدا ہوا۔اسی طرح خوارج کے علاوہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی رعایا اور ان کا گروہ ان کی محبت وعقیدت اور مخالفین کے بغض وعناد میں پروان چڑھا۔ان میں سے ایک گروہ تو تشیع میں غلو اختیار کر گیا۔ایسے علاقے میں پرورش پانے والے لوگوں کا کیا حال ہوتا ہوگا، جو اپنے اردگرد کے لوگوں کو کسی خاص شخص کی محبت میں غلو کرتے اور کسی خاص شخص کے بغض میں حد سے بڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ایسے لوگوں سے انصاف اور اعتدال کی کیا امید کی جا سکتی ہے؟ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں ایسے با عافیت زمانے میں پیدا کیا، جس میں حق نتھر کر سامنے آ گیا اور طرفین کے دلائل واضح ہو گئے۔ہم نے دونوں گروہوں کے مآخذ تک رسائی حاصل کی، غور وفکر کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ سب لوگ قابل قبول عذر رکھتے تھے۔چنانچہ ہم نے ان سب کے لیے دُعائے مغفرت کی اور اعتدال پسندی کو اختیار کرتے ہوئے جائز تاویل یا معاف

شدہ غلطی کی بنیاد پر باغیوں کے لیے بھی رحمت کی دُعا کی اور وہی کہا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھایا تھا کہ:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا﴾ (الحشر 59 : 10)

''اے ہمارے رب! ہمیں معاف فرما اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان کی حالت میں ہم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے بارے میں کوئی خلش نہ ڈال۔'' ہم نے ان کے بارے میں رضائے الٰہی طلب کی، جنھوں نے دونوں فریقوں سے علیحدگی اختیار کی تھی، ان میں سیدنا سعد بن ابی وقاص، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا محمد بن مسلمہ، سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہم وغیرہم شامل تھے۔ البتہ ہم مسلمانوں کی جماعت سے نکل جانے والے خارجیوں سے براءت کا اعلان کرتے ہیں، جنھوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف لڑائی کی اور سب صحابہ کرام کو کافر قرار دیا۔ جہنم کے کتے خارجی اسلام سے نکل چکے ہیں۔ اس کے باوجود ہم ان کو اس طرح ہمیشہ کے جہنمی نہیں سمجھتے جس طرح بتوں کے پجاریوں اور صلیبیوں کو سمجھتے ہیں۔''

(سِيَر أعلام النبلاء : 128/3)

✿ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (700-774ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ بَعْدَهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَمِنْهُ مَا

وَقَعَ عَنْ غَيْرِ قَصْدٍ، كَيَوْمِ الْجَمَلِ، وَمِنْهُ مَا كَانَ عَنِ اجْتِهَادٍ، كَيَوْمِ صِفِّينَ، وَالِاجْتِهَادُ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ، وَلٰكِنْ صَاحِبُهٗ مَعْذُورٌ وَّإِنْ أَخْطَأَ، وَمَأْجُورٌ أَيْضًا، وَأَمَّا الْمُصِيبُ فَلَهٗ أَجْرَانِ اثْنَانِ.

''نبی اکرم ﷺ کے بعد صحابہ کرام کے درمیان جو اختلاف ہوئے، ان میں سے بعض ایسے تھے، جو بلا قصد وارادہ واقع ہو گئے، جیسا کہ جنگ جمل والے دن ہوا اور بعض ایسے ہیں جو اجتہادی طور پر سرزد ہوئے، جیسا کہ جنگ صفین والے دن ہوا۔ اجتہاد کبھی غلط ہوتا ہے اور کبھی درست، لیکن اجتہاد کرنے والا غلطی بھی کرے، تو اسے ایک اجر ملتا ہے اور اس کا عذر قبول کیا جاتا ہے اور اگر وہ درست ہو، تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔''

(الباعث الحثيث إلى اختصار علوم الحديث، ص: 182)

نیز فرماتے ہیں:

إِنَّ أَصْحَابَ عَلِيٍّ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ، وَهٰذَا هُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ أَنَّ عَلِيًّا هُوَ الْمُصِيبُ، وَإِنْ كَانَ مُعَاوِيَةُ مُجْتَهِدًا، وَهُوَ مَأْجُورٌ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

''دونوں گروہوں میں سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی حق کے زیادہ قریب تھے۔ اہل سنت والجماعت کا یہی مذہب ہے کہ علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے، لیکن سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی مجتہد تھے اور انہیں بھی ان شاءاللہ ایک اجر ملے گا۔''

(البداية والنّهاية : 279/2)

❁ علامہ تفتازانی حنفی (۷۹۳ھ) لکھتے ہیں:

مَا وَقَعَ بَيْنَهُمْ أَيِ الصَّحَابَةَ مِنَ الْمُنَازَعَاتِ وَالْمُحَارَبَاتِ فَلَهٗ مَحَامِلٌ وَتَأْوِيلَاتٌ فَسَبُّهُمْ وَالطَّعْنُ فِيهِمْ إِذَا كَانَ مِمَّا يُخَالِفُ الْأَدِلَّةَ الْقَطْعِيَّةَ فَكُفْرٌ كَقَذْفِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَإِلَّا فَبِدْعَةٌ وَّفِسْقٌ .

''صحابہ کے مابین واقع ہونے والی جنگوں اور جھگڑوں کی تاویلات اور توجیہات موجود ہیں، تو صحابہ کو گالی دینا اوران پر طعن کرنا، اگر تو ادلہ قطعیہ کی مخالفت پر مبنی ہو، تو کفر ہے، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا، اگر ایسا نہ ہو، تو پھر بدعت اور فسق ہے۔''

(تنبيه الوُلاة والحُكَام على أحكام شاتم خير الأنام لابن عابدين : 360)

❁ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (773-852ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ أَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰى وُجُوبِ مَنْعِ الطَّعْنِ عَلٰى أَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ، بِسَبَبِ مَا وَقَعَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ، وَلَوْ عَرَفَ الْمُحِقَّ مِنْهُمْ، لِأَنَّهُمْ لَمْ يُقَاتِلُوا فِي تِلْكَ الْحُرُوبِ إِلَّا عَنِ اجْتِهَادٍ، وَقَدْ عَفَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ الْمُخْطِىءِ فِي الْاِجْتِهَادِ، بَلْ ثَبَتَ أَنَّهٗ يُوْجَرُ أَجْرًا وَّاحِدًا، وَأَنَّ الْمُصِيبَ يُوْجَرُ أَجْرَيْنِ .

''اہل سنت کا اتفاق ہے کہ صحابہ کرام کے باہمی اختلافات کی بنا پر کسی بھی

صحابی پر طعن کرنا حرام ہے، اگر چہ کسی کو ان میں سے اہل حق کی پہچان ہو بھی جائے، اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کی یہ لڑائیاں اجتہاد کی بنا پر تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اجتہاد میں غلطی کرنے والے سے درگزر فرمایا ہے، بلکہ اسے ایک اجر ملنا بھی ثابت ہے اور جو حق پر ہوگا، اسے دوہرا اجر ملے گا۔''

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 34/13)

نیز فرماتے ہیں:

اَلظَّنُّ بِالصَّحَابَةِ فِي تِلْكَ الْحُرُوبِ أَنَّهُمْ كَانُوا فِيهَا مُتَأَوِّلِينَ، وَلِلْمُجْتَهِدِ الْمُخْطِئِ أَجْرٌ، وَإِذَا ثَبَتَ هٰذَا فِي حَقِّ آحَادِ النَّاسِ، فَثُبُوتُهُ لِلصَّحَابَةِ بِالطَّرِيقِ الْأَوْلٰى.

''صحابہ کے ساتھ یہی گمان رکھنا چاہیے کہ وہ ان جنگوں میں تاویل پر تھے اور خطا کار مجتہد کے لئے اجر ہے۔ جب یہ مجتہد مخطی کے لئے اجر والا کلیہ عام لوگوں کے لئے ثابت ہے، تو صحابہ کے لئے اس کا ثبوت تو بالاولیٰ ہے۔''

(الاصابة في تمييز الصّحابة : 260/7)

۞ علامہ عینی حنفی (762-855ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَقُّ الَّذِي عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ الْإِمْسَاكُ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ الصَّحَابَةِ، وَحُسْنُ الظَّنِّ بِهِمْ، وَالتَّأْوِيلُ لَهُمْ، وَأَنَّهُمْ مُّجْتَهِدُونَ مُتَأَوِّلُونَ، لَمْ يَقْصُدُوا مَعْصِيَةً وَّلَا مَحْضَ الدُّنْيَا، فَمِنْهُمُ الْمُخْطِئُ فِي اجْتِهَادِهِ وَالْمُصِيبُ، وَقَدْ رَفَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ

عَنِ الْمُجْتَهِدِ الْمُخْطِي فِي الْفُرُوعِ، وَضَعْفِ أَجْرِ الْمُصِيبِ.

''اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام کے اختلافات میں خاموشی اختیار کی جائے، ان کے بارے حسن ظن رکھا جائے، ان کے لیے تاویل کی جائے اور یہ عقیدہ رکھا جائے کہ وہ مجتہد تھے اور ان سب کے پیش نظر دلائل تھے، ان اختلافات میں کسی صحابی نے بھی کسی گناہ یا دنیاوی متاع کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ اجتہاد میں بعض کو غلطی لگی اور بعض درستی کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے فروعی معاملات میں اجتہادی غلطی کرنے والے کو گناہ گار قرار نہیں دیا (بلکہ ایک اجر کا حق دار ٹھہرایا ہے)، جبکہ درستی کو پہنچنے والے کا اجر دوگنا کر دیا گیا ہے۔'' (عمدة القاري: 212/1)

❀ علامہ ابن حجر ہیتمی (974ھ) لکھتے ہیں:

مِنِ اعْتِقَادِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ أَنَّ مَا جَرٰى بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنَ الْحُرُوبِ فَلَمْ يَكُنْ لِمُنَازَعَةِ مُعَاوِيَةَ لِعَلِيٍّ فِي الْخَلَافَةِ لِلْإِجْمَاعِ عَلٰى حَقِّيَّتِهَا لِعَلِيٍّ كَمَا مَرَّ فَلَمْ تَهُجَّ الْفِتْنَةُ بِسَبَبِهَا وَإِنَّمَا هَاجَتْ بِسَبَبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ وَمَنْ مَعَهُ طَلَبُوا مِنْ عَلِيٍّ تَسْلِيمَ قَتَلَةِ عُثْمَانَ.

''اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ سیدنا معاویہ و علی رضی اللہ عنہما کے درمیان ہونے والی جنگیں اس لئے نہیں تھیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے خلافت چھیننی تھی، کیونکہ حق خلافت تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، جیسا کہ

گزر چکا ہے۔تو فتنہ اس سبب سے نہیں پھیلا، بلکہ اس کی وجہ یہ رہی تھی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی علی رضی اللہ عنہ سے یہ مطالبہ کرتے تھے کہ قاتلین عثمان کو ہمارے سپرد کر دیجئے۔''

(الصواعق المحرقة : 622/2)

❁ علامہ ملا علی قاری حنفی (1014ھ) لکھتے ہیں:

سَبَبُ هٰذَا التَّحَيُّرِ لَمْ يَكُنْ فِي أَنَّ عَلِيًّا أَحَقُّ بِالْخِلَافَةِ أَمْ مُعَاوِيَةَ؟ لِأَنَّهُمْ أَجْمَعُوا عَلٰى وِلَايَةِ عَلِيٍّ، وَاجْتَمَعَ أَهْلُ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ عَلٰى خِلَافَتِهٖ، وَإِنَّمَا وَقَعَ النِّزَاعُ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَعَلِيٍّ فِي قَتَلَةِ عُثْمَانَ، حَيْثُ تَعَلَّلَ مُعَاوِيَةُ بِأَنِّي لَمْ أُسَلِّمْ لَكَ الْأَمْرَ حَتّٰى تَقْتُلَ أَهْلَ الْفَسَادِ وَالشُّرُورِ مِمَّنْ حَاصَرَ الْخَلِيفَةَ وَأَعَانَ عَلٰى قَتْلِهٖ، فَإِنَّ هٰذَا ثَلْمَةٌ فِي الدِّينِ وَخَلَلٌ فِي أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَاقْتَضٰى رَأْيُ عَلِيٍّ، وَهُوَ الصَّوَابُ، أَنَّ قَتْلَ فِئَةِ الْفِتْنَةِ يَجُرُّ إِلٰى إِثَارَةِ الْفِتْنَةِ الَّتِي هِيَ تَكُونُ أَقْوٰى مِنَ الْأُولٰى .

''تو صحابہ کے درمیان اس اضطراب کا سبب یہ نہیں تھا کہ خلافت کے لئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ زیادہ حق دار ہیں یا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ؟ کیونکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ولایت پر تو اجماع قائم ہو گیا تھا، تمام اہل حل وعقد نے آپ کی خلافت پر اجماع کر لیا تھا۔ البتہ سیدنا علی وسیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے

درمیان جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین کو لے کر اختلاف ہوا تھا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ میں آپ کی بیعت اس وقت تک نہیں کروں گا، جب تک آپ اہل فساد وشر اور ان لوگوں کو قتل نہیں کریں گے، جنہوں نے خلیفہ مسلمین کا محاصرہ کر کے ان کو قتل کیا۔ یہ دین میں رخنہ ہے اور ائمہ مسلمین کے درمیان خلل ہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی رائے جو کہ درست تھی، وہ یہ تھی کہ فتنہ پھیلانے والوں کو فتنہ کے دوران ہی قتل کر دیا گیا، تو یہ فتنہ اور بڑھ جائے گا۔''

(مِرقاة المَفاتيح : 3398/8)

❁ علامہ مناوی (1031ھ) لکھتے ہیں:

(إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِي) بِمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ مِنَ الْحُرُوبِ وَالْمُنَازَعَاتِ (فَأَمْسِكُوا) وُجُوبًا عَنِ الطَّعْنِ فِيهِمْ وَالْخَوْضِ فِي ذِكْرِهِمْ بِمَا لَا يَلِيقُ فَإِنَّهُمْ خَيْرُ الْأُمَّةِ وَالْقُرُونِ، لِمَا جَرٰى بَيْنَهُمْ مَحَامِلُ .

''(جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے)۔ یعنی جب ان کے مشاجرات، جنگوں اور جھگڑوں کا ذکر کیا جائے۔ (تو خاموش رہ جاؤ) یعنی اس میں وجوبی حکم ہے کہ صحابہ پر طعن نہیں کیا جا سکتا اور ان کے ذکر میں ایسا غور وخوض نہیں کیا جا سکتا، جو ان کے شایان شان نہ ہو، کیونکہ وہ بہترین امت تھے اور ان کا زمانہ سب سے بہتر ہے اور ان کے درمیان ہونے والی

جنگوں کی مختلف توجیہات ہیں۔''

(فیض القدیر :347/1)

علامہ ابن عابدین، شامی، حنفی (۱۲۵۲ھ) لکھتے ہیں:

يَجِبُ عَلَيْنَا تَعْظِيمُهُمْ وَاحْتِرَامُهُمْ وَيُحَرَّمُ سَبُّهُمْ وَالطَّعْنُ فِيهِمْ وَنَسْكُتُ عَمَّا جَرٰى بَيْنَهُمْ مِنَ الْحُرُوبِ فَإِنَّهُ كَانَ عَنِ اجْتِهَادٍ، هٰذَا كُلُّهُ مَذْهَبُ أَهْلِ الْحَقِّ، وَهُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، وَهُمُ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ وَالْأَئِمَّةُ الْمُجْتَهِدُونَ، وَمَنْ خَرَجَ عَنْ هٰذَا الطَّرِيقِ، فَهُوَ ضَالٌّ مُّبْتَدِعٌ أَوْ كَافِرٌ.

''ہم پر صحابہ کرام کی تعظیم اور احترام واجب ہے اور ان کو گالی دینا اور طعن کرنا حرام ہے۔ ہم ان کے باہمی جھگڑوں میں خاموش رہتے ہیں، کیونکہ وہ اجتہادی جھگڑے تھے، یہ سب اہل حق کا مذہب ہے اور اہل حق اہل سنت والجماعت کا نام ہے اور اہل سنت صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین کا مذہب ہے، جو اس راہ سے نکل گیا، وہ گمراہ، بدعتی یا کافر ہے۔''

(تنبيه الوُلاة والحُكّام على أحكام شاتم خير الأنام، ص 357)

ہم نے علمائے سلف کی نصائح پر مبنی چند صفحات عام مسلمانوں کی خیرخواہی کے ارادے سے تحریر کیے ہیں، کیونکہ بعض لوگ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی صحابہ کرام کو انہی مشاجرات کی بنا پر تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور لوگوں کو بھی ان سے بدظن

کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ صحابہ کرام کا باہمی معاملہ تھا، جو اللہ رب العالمین نے معاف کردیا ہے اوران سے راضی ہوگیا ہے۔ائمہ اہل سنت نے مشاجرات صحابہ کے حوالے سے روایات تو کتابوں میں درج کی ہیں، لیکن ان کی بنا پر کسی بھی صحابی پر طعن وتنقید نہیں کی۔سلف صالحین ہی قرآن وسنت کی نصوص اور صحابہ کرام کے معاملے کو بہتر سمجھتے تھے۔

بتقاضائے بشریت صحابہ کرام سے ایسی باتوں کا صدور باعث ملامت نہیں، جیسا کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ، الْآثِمِ، الْغَادِرِ، الْخَائِنِ .

''امیر المومنین! میرے اوراس جھوٹے، سیاہ کار، دھوکہ باز اور خائن کے مابین فیصلہ صادر فرمادیں۔''

(صحيح مسلم : 1757، صحيح البخاري : 3094، مختصراً)

کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان الفاظ کی بنا پر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی وہی معاملہ کرنا جائز ہے، جولوگ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کرتے ہیں؟ حق یہ ہے کہ صحابہ کرام معصوم عن الخطا نہیں تھے، لیکن ہم مشاجرات صحابہ میں سلف کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تمام صحابہ کی محبت پر زندہ رکھے اوراسی پر خاتمہ فرمائے۔آمین!

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ابن صحابی، کاتب وامین وحی، خال المومنین، محبوبنا ابوعبدالرحمٰن، معاویہ بن ابی سفیان بن حرب رضی اللہ عنہما، قرشی، اُموی کمال فضائل ومناقب رکھتے ہیں۔ اسلام میں اولین منصب بادشاہت کا شرف بھی آپ کے حصے میں آیا ہے۔

❁ عباسی حکمران، قائم بامراللہ ہاشمی (467ھ) نے تقریبا 430ھ میں ''الاعتقاد القادری'' کے نام سے مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ شائع کیا، جس کا مخالف